الحاصل: مرد کے لئے ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہے۔

سوال: سجدہ کو جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھنے چاہئیں یا گھٹنے؟ مرزا محمد رفیق جہلم

جواب: سجدہ کو جاتے وقت پہلے ہاتھ رکھنے چاہئیں، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (إذا سجد أحدكم فلا يبرك كما يبرك البعير، وليضع يديه قبل ركبتيه) "جب کوئی تمہارا سجدہ کرے وہ اس طرح نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے، اسے چاہیے کہ گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھے"۔
(سنن ابی داؤد: ۱/ ۲۲۲ حدیث ۸۴۰۔ نسائی: ۱/ ۱۴۹۔ مسند امام احمد: ۲/ ۳۸۱۔ شرح معانی الآثار: ۱/ ۲۵۴)

امام ابن سید الناسؒ اور امام زرقانیؒ نے اس کی سند کو "جید" اور امام عبد الحق الاشبیلیؒ نے "صحیح" کہا ہے۔

اس کی مؤید روایت صحیح سند کے ساتھ ابو داؤد حدیث ۸۴۱ میں آتی ہے۔ اس حدیث میں اشکال دراصل علماء لغت اور فیروزآبادی وغیرہ کی ذکر کردہ کلام سے ہوا کہ: " ان ركبتي البعير في يديه الأماميتن " یعنی: "اونٹ کے دونوں گھٹنے اس کے اگلے ہاتھوں میں ہوتے ہیں"۔

امام طحاوی حنفیؒ کی کلام سے یہ اشکال دور ہو جاتا ہے، وہ لکھتے ہیں: "بے شک اونٹ کے دونوں گھٹنے اس کے دونوں ہاتھوں میں ہوتے ہیں، دوسرے چوپاؤں میں بھی اسی طرح ہیں، بنی آدم اس طرح نہیں ہیں، رسول اللہؐ نے فرمایا اپنے وہ گھٹنے جو ٹانگوں میں ہیں ان پر نہ بیٹھے، جس طرح اونٹ اپنے ان گھٹنوں پر بیٹھتا ہے جو اس کے ہاتھوں میں ہیں، لیکن انسان کو چاہیے کہ پہلے اپنے ہاتھ رکھے، جس میں گھٹنے نہیں ہیں، پھر گھٹنے رکھے، اسی طرح اس کا یہ بیٹھنا، اونٹ کے بیٹھنے کے خلاف ہو جائے گا"۔ (شرح معانی الآثار: ۱/ ۲۵۴۔ ۲۵۵)

۲۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے: (انه كان يضع يديه قبل ركبتيه وقال كان النبي ﷺ يفعل ذلك) "حضرت ابن عمرؓ (سجدہ کو جاتے وقت) گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے"۔ (مستدرک حاکم: ۱/ ۲۲۶ واللفظ لہ۔ شرح معانی الآثار: ۱/ ۲۵۴۔ دارقطنی۔ بیہقی: ۲/ ۱۰۰۔ صحیح ابن خزیمہ: ۱/ ۳۱۹)

امام حاکمؒ فرماتے ہیں یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے، امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔
آپ ﷺ کے حکم اور فعل سے ثابت ہوا کہ پہلے ہاتھ رکھنے چاہئیں۔
جو لوگ پہلے گھٹنے رکھنے کے قائل ہیں اب ہم ان کے دلائل کا تحقیقی جائزہ لیتے ہیں۔

۱۔ وائل بن حجرؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں: (رأيت النبي ﷺ إذا سجد وضع ركبتيه قبل يديه، واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه) "میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا

ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے، جب سجدہ سے اٹھے گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھائے"۔ (ابو داؤد: حدیث ۸۳۸)
(ترمذی: ۲۶۸۔ ابن ماجہ: ۸۸۲)

یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں شریک القاضی راوی مدلس ہے جو "عن" سے بیان کررہا ہے۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: (اذا سجد أحدكم فليبدأ بركبتيه قبل يديه، ولا يبرك بروك الفحل) "جب کوئی تمہارا سجدہ کرے اسے چاہیے کہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے، اونٹ کی طرح نہ بیٹھے"۔ (شرح معانی الآثار: ۱/ ۲۵۵)

یہ حدیث سخت ترین ضعیف ہے اس کی سند میں عبداللہ بن سعید المقبری راوی سخت ضعیف ہے۔ (دیکھیں فتح الباری: ۴/ ۱۷۵۔ نصب الرایہ: ۱/ ۳۳، ۱۳۳، ۲/ ۳۸۰، ۴۴۱، ۴۴۹۔ سنن دارقطنی: ۱/ ۶۸، ۲/ ۱۷۹، ۱۸۵۔ بیہقی: ۲/ ۱۰۰، ۴/ ۱۵۲، ۲۰۸۔ کتاب المجروحین: ۲/ ۹)

امام ابن حبان فرماتے ہیں یہ احادیث کو الٹ پلٹ کردیتا تھا، آثار کے بارے وہم کھاتا تھا۔

حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کو "ضعیف" قرار دیا ہے۔ (فتح الباری: ۲/ ۲۹۱) اور علامہ انور شاہ کاشمیری دیوبندی نے بھی اس کی سند کو "ضعیف" قرار دیا ہے۔ (العرف الشذی: ۱/ ۶۹)

۳۔ حضرت سعدؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں: (كنا نضع اليدين قبل الركبتين فأمرنا بالركبتين قبل اليدين) "ہم گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھتے تھے، ہمیں حکم دیا گیا کہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھو"۔ (صحیح ابن خزیمہ: ۱/ ۳۱۹) یہ حدیث سخت ترین ضعیف ہے اس کی سند میں، ابراہیم بن اسماعیل بن یحیی بن سلمہ بن کہیل راوی ضعیف ہے۔ (فتح الباری: ۲/ ۲۹۱) دوسرا راوی ابراہیم کا باپ اسماعیل بن یحیی یہ متروک ہے۔
(تقریب التہذیب: ۱/ ۱۱۰۔ نصب الرایہ: ۱/ ۳۷)

۴۔ (عن أنسؓ رأيت رسول الله ﷺ انحط بالتكبير فسبقت ركبتاه يديه) "حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ سجدہ کے لئے اللہ اکبر کہہ کر جھکے، گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھے" (دارقطنی: ۱/ ۳۴۵۔ بیہقی: ۲/ ۹۹) یہ حدیث ضعیف ہے اسکی سند میں "العلاء بن اسماعیل العطار غیر معروف راوی ہے اور حفص بن غیاث مدلس "عن" بیان کررہے ہیں۔

۵۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا عمل (شرح معانی الآثار: ۱/ ۲۵۶) ابراہیم النخعی مدلس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

الحاصل: سجدہ کو جاتے وقت پہلے ہاتھ بعد میں گھٹنے رکھنے چاہئیں، پہلے گھٹنے رکھنے کے بارے میں جتنی بھی احادیث ہیں۔ وہ ساری کی ساری ضعیف اور ناقابلِ عمل ہیں۔